## سوال

ایک شخص انفرادی طور پر نماز ادا کر رہا تھا کہ اس کے ساتھ۔۔۔

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں مسجد میں داخل ہوا تو نماز ہوچکی تھی میں نے اقامت کہی اور تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کردی ایک آدمی آیا اور وہ میرے ساتھ نماز میں شریک ہوگیا جب کہ میں نے اس کی نیت ہی نہیں کی تھی تو کیا اس صورت میں اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے کہ اس صورت میں جب ایک بار ایک سے زیادہ آدمی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوجایئں تو آپ امامت کی نیت کرلیں کیونکہ جماعت مطلوب ہے۔ اور اس میں اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ بعض اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ ایسا کرنا صرف نفل نماز میں جائز ہے۔ جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ فرض اور نفل دونوں میں جائز ہے۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ فرض اور نفل ادا کرنے والوں کے احکام ایک جیسے ہیں۔ الا یہ کہ دلیل سے کسی بات کی تخصیص ہوگئی ہو حدیث سے ثابت ہے کہ:

نہ كان يصلي في الليل وحده في بيت ميمونة خالة ابن عباس رضي الله عنهم جميعا فقام ابن عباس فتوضا وصف عن يسار النبي صلي الله عليه وسلم فاداره النبي صلي الله عليه وسلم عن يمينه وصلي به ( صحيح بخاري)

''نبی کرکریم صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ خالہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں رات کو تنہا نماز ادا فرمارہے تھے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے۔ انہوں نے وضوء کیا اور آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بایئں جانب کھڑے ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھما کر اپنے دایئں جانب کھڑا کرلیا اور ان کو نماز پڑھائی۔''

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ:

انه كان يصلي وحده فجاء جابر وجبار فصفا عن يمينه وشماله فجعلهما خلفه وصلي بهما ( صحيح مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے نماز پڑھ رہے تھے کہ جابر اور جبار آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دایئں اور بایئں جانب صف بنالی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیچھے کھڑا کردیا اور نماز پڑھائی۔''

چنانچہ یہ دونوں حدیثیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں۔ جو ہم نے ذکر کیا ہے جیسا کہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ امام کے ساتھ اگر ایک مقتدی ہو تو وہ امام کی دایئں جانب کھڑا ہو اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

**ج1ص363**

محدث فتویٰ